جلد ۴۵/۱۰ ‖ ۲۲ شہادت ۱۳۳۵ھش ۲۲ اپریل ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بغداد کونسل کے حالیہ اجلاس میں پاکستان کو بہت بڑی سیاسی کامیابی حاصل ہوئی ہے

کشمیر پر تفصیلی اور مکمل بحث کے متعلق سیاسی مبصروں کا اظہارِ خیال

تہران ۲۱ اپریل - سیاسی مبصروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ بغداد کونسل کے حالیہ اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر تفصیلی اور مکمل بحث کا ہونا پاکستان کی بہت بڑی سیاسی کامیابی پر دلالت کرتا ہے: ہرچند کہ ہندوستان کی طرف سے یہ کوشش کی گئی تھی۔ کہ مسئلہ کشمیر بغداد کونسل میں زیر بحث نہ آسکے۔ تاہم پاکستان ممبر ممالک پر یہ واضح کرنے میں کامیاب رہا کہ کشمیر کے مسئلہ کا اس علاقے کی سلامتی اور تحفظ سے گہرا تعلق ہے۔ جب تک یہ مسئلہ خاطر خواہ طریق پر حل نہیں ہوگا۔ اس وقت تک اس علاقے کی سلامتی کو خطرہ لاحق رہے گا۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ کشمیر کا مسئلہ وہاں زیر بحث آیا بلکہ تمام ممبر ممالک نے اس بارے میں پاکستانی موقف کی حمایت کی۔ اور پھر بغداد کونسل کے اجلاس کے اختتام پر جو سرکاری بیان جاری کیا گیا۔ اس میں بھی کشمیر کے مسئلہ کو جلد از جلد حل کرنے کی اہمیت واضح کی گئی۔ کشمیر کے ذکر پر نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں مایوسی اور حیرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

چیکوسلواکیہ کی طرف سے یمن کو دوستانہ اور تجارتی سمجھوتہ کی پیشکش

پراگ ۲۱ اپریل - چیکوسلواکیہ نے یمن کو دوستانہ اور تجارتی سمجھوتہ کی پیشکش کی ہے۔ حکومت چیکوسلواکیہ نے یمن کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں مذکورہ سمجھوتہ کی پیشکش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ یمن کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط بنانے اور اس کے ساتھ تمام شعبوں میں رابطہ پیدا کرنے کا خواہشمند ہے۔ مراسلہ میں یمن کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ سمجھوتہ کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے اپنا ایک وفد پراگ بھیجے۔

کرنل ناصر سعودی عرب روانہ ہو گئے

قاہرہ ۲۱ اپریل - مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر ہوائی جہاز میں سعودی عرب روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ وہاں جدہ میں شاہ سعود سے ملاقات کریں گے۔ ان مذاکرات میں شرکت کے لئے امام یمن بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔ خیال ہے تینوں زعماء عربوں کے مابین نئے دفاعی معاہدے کے متعلق بات چیت کریں گے۔

پاکستان میں ایک اور صنعتی مالی کارپوریشن قائم کی جائیگی

کراچی ۲۱ اپریل۔ عالمی بنک کا جو وفد پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس کے لیڈر نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان میں ایک اور صنعتی مالی کارپوریشن قائم کی جائے گی۔ جو درمیانی اور چھوٹی صنعتوں کے لئے قرضے دے گی۔ اسکے لئے سرمایہ برطانیہ امریکہ اور پاکستان میں حصص فروخت کر کے حاصل کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں عالمی بنک بھی کچھ رقم دے گا۔

سحر و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۹ رمضان المبارک	-	۶ بجکر ۵۴ منٹ
۱۰ "	۴ بجکر ۸ منٹ	۶ " ۵۴

مسٹر ہمرشولڈ بیروت واپس پہنچ گئے

بیروت ۲۱ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشولڈ اسرائیل کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے بات چیت کرنے کے بعد کل بیروت واپس پہنچ گئے۔ آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ عربوں اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے بارے میں اب تک جو مذاکرات ہوئے ہیں۔ میں ان کے نتائج سے مطمئن ہوں۔ آج آپ بیروت سے دمشق روانہ ہو جائیں گے۔

محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل انتقال فرما گئے

— انا للہ وانا الیہ راجعون —

ربوہ ۲۱ اپریل۔ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل پچھلے دنوں کھاریاں ضلع گجرات میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تقسیم ملک کے بعد سے کھاریاں میں ہی مقیم تھے۔ آپ ابتدا ہی سے الفضل کے ساتھ وابستہ رہے۔ اور قریباً تیس سال سے زائد عرصہ تک بطور ایڈیٹر الفضل آپ نے سلسلہ کی انتھک خدمات سرانجام دیں۔ حتیٰ کہ اسی عہدے سے آپ ۱۹۴۶ء کے اواخر میں ریٹائر ہوئے۔

کل مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ میں آپ کی خدمات سلسلہ کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل سے آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز آپ کے پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر اپریل سنہ ۵۶ء

نعرہ بازی

ہم الفضل کی آج کی اشاعت میں مودودی صاحب کے ترجمان ہفت روزہ المنیر لائل پور مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۵۶ء سے ایک مراسلہ کا جواب جو المنیر کے مدیر محترم نے لکھا ہے۔ بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم نے "المنیر" اور "ایشیا" سے ایسی تحریریں الفضل میں شائع کی ہیں۔ جن میں ان دونوں جریدوں نے "احمدیت" کی ترقی کے اسباب کے متعلق جو وہ بڑے بڑے جیّد مخالف علماء کی مسلسل اور انتہائی مخالفت کے علی الرغم ساٹھ ستر سال سے متواتر کرتی آئی ہے۔ اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ "لو کانوا مسلمین" کے غیر شعوری جذبہ کے ماتحت قیاس آرائی کی ہے۔

ہم نے اس ضمن میں ایک اداریہ میں لکھا تھا۔ کہ خواہ ان دوستوں کے خیال میں احمدیت کی ترقی کے کچھ بھی اسباب ہوں۔ ایک بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ احمدیت مسلّمہ طور پر ترقی کر رہی ہے۔ اور نیز یہ کہ مخالفین نے جو شروع ہی سے اس کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ علمی مباحث سے لے کر ان پڑھ رائے عامہ تک ہر قسم کے اسلحہ کی دھار آزما دیکھی ہے۔ فتووں سے لیکر حکومتوں تک اور گالیوں سے لے کر فساد فی الارض تک کوئی بات نہیں جس کو نظر انداز کیا ہو۔ الغرض اس شجرہ طیبہ کی جڑیں اکھاڑنے میں ایک دقیقہ تک فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود احمدیت کی ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس کو آخر مودودی صاحب کے ان دو بڑے صحافیوں اور ادیبوں نے بھی بالبداہت تسلیم کر لیا ہے۔ اپنی زبان اور قلم سے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اگرچہ ان دوستوں اور دوسرے لوگوں کی شدید مخالفت ہی خود اس حقیقت کا عظیم الشان اور اظہر من الشمس ثبوت ہے۔ کیونکہ مخالفت میں اندھا ہو کر فساد فی الارض کی حد تک جانا اور حکومت تک کی طاقتوں کو مخالفت کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرنا تا کہ مخالفت میں کوئی ذرا سی کسر بھی باقی نہ رہ جائے۔ ہاں یہ بذات خود اس حقیقت کا ثبوت ہے۔ کہ احمدیت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ دریا بڑھتا ہی اور یہ سمندر زمین کو کھاتے ہی چلا جاتا ہے۔ یہ ایسی روشن حقیقت ہو چکی ہے۔ جیسے نصف النہار کا آفتاب۔ یہ درست ہے۔ لیکن پھر بھی ان دونوں دوستوں کا اعتراف ایک خاص قیمت رکھتا ہے۔ اور ہم ان کے دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے خود فریبی سے نکلنے کا ایک بہت بڑا مرحلہ طے کر لیا ہے۔ شکر گذاری اس لئے کہ اگر یہ دوست اپنی فطرت پر ذرا اور زور دیں۔ اپنی نظر کو ذرا اور تیز کریں۔ اپنے ذہنوں کو ذرا اور وسیع کریں۔ جس کا بڑا امکان ہے۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ان اٹکل قیاسی آرائیوں کی بجائے احمدیت کی ترقی کا حقیقی راز ضرور معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ ہم ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کہتے ہیں۔ وہی لوگ جو پہلے حق کے سخت مخالف تھے۔ اکثر ایسا ہوا ہے۔ کہ ان کے باطن کے پردے یکایک اٹھ گئے ہیں۔ اور انہیں حقیقت کا نظارہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم پُر امید ہیں۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اور اب پھر عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ واقعی حق کے جوئندہ ہیں۔ تو ان دوستوں کو نعرہ بازی سے توبہ کر لینی چاہیئے اور اس کی بجائے غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً "المنیر" نے اس جواب کے شروع ہی میں فرمایا ہے کہ

"قادیانیت (جناب احمدیت لکھنے کے مُصر بالالقاب قرآن کریم کی رو سے گناہ ہے) ہمارے نزدیک ایک ایسا فتنہ ہے۔ جو اسلام کے لئے اسی طرح خطرناک ہے۔ جس طرح صیہونیت کی تحریک اور ربوہ کی خلافت اسی نوع کا المیہ ہے۔ جس قسم کا سانحہ اسرائیل ریاست کی شکل میں ہمیں برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔" (ہفت روزہ المنیر ۱۳ر اپریل ۵۶ء)

بتائیے ان الفاظ میں سوا نعرہ بازی کے اور کیا ہے۔ پھر آپ نے اس سے پہلے جو کچھ کہا ہے اور اس کے بعد جو کچھ فرمایا ہے۔ کیا تمام کا تمام نعرہ بازی نہیں ہے؟ جناب یہ تمام نعرہ بازی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ البتہ اگر آپ احمدیت پر صحیح زاویہ سے غور کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے خواہشمند ہیں۔ تو ہم ذیل میں چند استفسارات درج کرتے ہیں۔ ان پر غور فرمائیے:۔

(۱) کیا آپ ان اخبار پر اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ جو مسیح موعود "نبی اللہ" کی آمد کے متعلق ہیں۔

(۲) کیا اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح ناصری علیہ السلام واقعی وفات پا چکے ہیں، تو اس کے متعلق جو صریح اخبار ہیں، ساکت ہو جائیں گی؟ کیا ایسی صورت میں یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ان اخبار کا جو کشفی رنگ رکھتی ہیں۔ یہ مطلب لیا جائے کہ امت ہی میں سے ایک شخص مسیح موعود کا نام پائے گا۔ اور وہ تمام کام سرانجام دے گا۔ جو مسیح موعود کے متعلق بتائے گئے ہیں۔ کیا ایسا اعتقاد خلاف اسلام ہے؟

(۳) بالفرض اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہی بجسد عنصری آسمان سے نازل ہو جائیں۔ تو کیا ان کو ماننا اسلام میں صیہونی فتنہ ہوگا؟ اور اسلام کی سالمیت کے لئے خطرناک ہوگا؟ اور امت در امت بنانے کے مترادف ہوگا؟

(۴) آپ نے اس جواب میں فرمایا ہے:۔

"ہم اس دلیل کو لغو سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی جھوٹا سلسلہ اگر دس بیس پچاس یا سو دو سو سال تک قائم رہے تو یہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ اور احادیث نبویہ کی رو سے کوئی چیز باطل ہے۔ تو خواہ وہ دس ہزار سال تک قائم رہے۔ اور اسے دنیوی اعتبار سے ملکوں پر حکمرانی کرنے کا موقعہ بھی مل جائے۔ تو اس کے باطل ہونے میں شبہ ایمان سے محرومی ہے۔ حق اور باطل کا معیار دنیا میں قائم اور مستحکم ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی جانب سے "سلطان" (دلیل واضح) کا پایا جانا ضروری ہے۔" (ہفت روزہ المنیر لائل پور ۱۳ر اپریل ۵۶ء)

کیا آپ کے اس اصول کے مطابق یہ ممکن نہیں کہ "خاتم النبیین" کی جو تاویل مستحکم ہو گئی ہے۔ اور آپ کے نزدیک صحیح ہے۔ وہ تاویل صحیح نہ ہو۔ اور اس کے لئے قرآن کریم میں کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔ اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلطان (واضح دلیل) پائی جاتی ہو۔ اور محض ایک جذباتی چیز بن گئی ہو۔ جس کو محض احمدیت کے خلاف نعرہ بازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہو؟

(۵) قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق صاف صاف آتا ہے۔ کہ آپ ملت ابراہیم علیہ السلام میں تھے۔ کیا اسلام نے ملت در ملت بنائی ہے؟

ہم نے صرف نمونہ کے لئے یہ چند استفسارات آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ ہماری غرض یہ ہے۔ کہ آپ فی الواقعہ ان پر از سر نو غور کریں۔ اور محض نعرہ بازی سے متاثر نہ ہوں۔ اور نہ اپنے مسلمات کو جو غلط ہو سکتے ہیں۔ احمدیت کے خلاف خود "نعرہ بازی" کا ذریعہ بنائیں۔ اور نہ ایسے لوگوں کے ساتھ تعاون کریں۔ جو بلا سوچے سمجھے احمدیت کو ہدف مخالفت بنائے ہوئے ہیں۔ نہ رائے عامہ کے لالچ کے لئے اور نہ کسی اور غرض کے لئے [illegible] تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں۔

آخر میں ہم ایک مزید اہم اور قابل غور امر پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ صحیح اخبار میں ہے۔ کہ آنے والا مسیح علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو مارے گا۔ اور اسلام کو غالب کرے گا۔ جس کا مطلب خود مودودی صاحب نے بھی تحقیقاتی عدالت کے سوالات کے جواب میں یہی لیا ہے۔ کہ وہ عیسائیت کی تردید کرے گا۔ اور اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا۔ پھر یہ کہ وہ دجال کو قتل کریگا۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آج تمام دنیا پر عیسائیت اور دجالیت (الحاد) مسلط ہے۔ سوال اول یہ ہے کہ ایسا مسیح علیہ السلام کب آئیگا۔ کیا جب دنیا ایٹم بم کا شکار ہو جائیگی؟ سوال دوم یہ ہے، کہ کیا آج صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سوا کوئی اور جماعت ہے؟ جو عیسائیت اور دجالیت کا مقابلہ کرنے اور اسلام کو تمام دنیا کے کناروں پر غالب کرنے کے لئے میدان میں نکلی ہوئی ہے۔ اور آپ کے اعتراف کے مطابق باوجود اس کے کہ اس کی مخالفت نہ صرف اغیار نے بلکہ اپنوں نے بھی ایسی کی ہے۔ کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

برادرانِ عزیز! ہم نے یہ چند باتیں محض اس لئے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ کہ اگر آپ احمدیت کی ترقی کا راز سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو ان لائنوں پر غور و فکر فرمائیں۔ ورنہ چند ایسے الفاظ "نبوت کاذبہ" "خانہ ساز نبوت" "المیہ" "فتنہ" "صیہونیت" وغیرہ کی نعرہ بازی سے احمدیت کی رفتار ترقی میں نہ تو پہلے کوئی فرق پڑا ہے۔ اور نہ آئندہ پڑ سکتا ہے۔ اگر آپ تلاش حق کے لئے نکلے ہیں۔ تو ایسی نعرہ بازی سے پہلے اپنی تقریر و تحریر کو پاک کر لیجئے۔ اور اپنے ذہن احراری اور ہجو قسم کی تحریروں سے بالکل خالی سلیٹ کی طرح صاف بنا لیجئے۔

باقی آپ نے جو اجماع کا ذکر کیا ہے۔ اگر اس قسم کے اجماع صحیح سمجھے جائیں۔ تو بتائیے کونسا عالم حق ہوا ہے۔ جس کے خلاف ایسے اجماع نہیں ہوئے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اپنے گریبان میں ہی نظر ڈالئے۔ کیا مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے خلاف بعینہٖ ایسا اجماع نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا۔ تو آپ کو ایک ضخیم رسالہ "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا جماعت اسلامی کے متعلق یہ اجماع نہیں ہے۔ کہ یہ "احمدیت" کی ہی نقل ہے یا شاخ ہے؟ جب اصل وہ ہے۔ جو آپ نعرہ بازی سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو نقل اور شاخ کس طرح محفوظ ہیں۔

392

تختِ سلیمان (کشمیر) کے کتبوں میں

حضرت مسیح ناصری کی آمدِ ہندوستان کا ذکر

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری

— قسط سوم —

مُلّا نادری کی تاریخ کشمیر کا مفصل حوالہ درج کیا جا چکا ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح ناصری "یوز آسف" کا نام اختیار کر کے کشمیر میں وارد ہوئے۔ یہاں کے عوام میں آپ اس درجہ مقبول تھے۔ کہ جب راجہ گوپادت کے وزیر تعمیرات سلیمان نامی کے لوگ اس بناء پر خلاف ہو گئے۔ کہ وہ غیر قوم کا فرد ہے اسے ہماری مذہبی عمارات کی تعمیر کا کام سونپنا نامناسب ہے۔ تو حضرت مسیح ناصری کے سمجھانے پر لوگوں کی تسلی ہو گئی سلیمان جن کو ہندو سندیمان کہتے تھے بدستور اپنے کام پر تعینات رہا۔ تختِ سلیمان کے مندر کی مرمت کا کام اسکے ذمہ تھا۔ وہ پایۂ تکمیل پہونچا۔ اور سیڑھیوں کی دیواروں پر یسوع پیغمبر بنی اسرائیل کے کتبے کندہ کئے گئے۔

راجہ گوپادت کے زمانہ کی تعیین

مُلّا نادری اور کشمیر کے دوسرے مورخین کے نزدیک یوز آسف گوپادت کے عہد میں وارد کشمیر ہوئے۔ راجہ گوپادت کے زمانۂ حکومت کے تعیین کے سلسلہ میں کافی اختلاف ہے۔ اس راجہ کا زمانہ چار سو سال قبل مسیح سے لے کر ایک سو سال قبل مسیح تک بیان کیا جاتا ہے۔ اس دور کی تاریخ کشمیر نہایت ابتری کی حالت میں ہے۔ مسلسل تاریخ کا مرتب کرنا مشکل ترین امر ہے۔ ایک راجے کا قصہ کئی راجاؤں سے وابستہ کر دیا جاتا۔ مثلاً اشوکا کے سب واقعات ایک ایسے اشوک نامی راجہ کی طرف منسوب کر دیئے گئے۔ جو کہ قبل مسیح ۱۴۰۰ سال کشمیر میں حکمران تھا۔

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے اپنی کتاب "Jesus in Heaven on Earth" میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ گوپادت کے زمانہ حکومت کی تعیین میں غلطی ہوئی ہے۔ دراصل وہ پہلی صدی عیسوی میں حکمران تھا یہ تحقیق اپنی جگہ صحیح اور قابل قدر ہے۔ میں یہاں اس تحقیق کی ایک دوسری صورت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس پر کم از کم اختلاف ہے اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ راجہ گوپادت جو کہ راجہ آکھ کا بیٹا تھا۔ سن عیسوی سے کافی عرصہ پہلے گزرا ہے۔ تو بھی اس نئے نظریہ کو تسلیم کرنے کے لئے قرائن موجود ہیں۔ کیونکہ راج ترنگنی اور کلہن کی سینین کے مطابق بھی پہلی صدی عیسوی میں ایک راجہ گوپادت نامی موجود تھا۔

تاریخ کشمیر میں ایک نام کے دو راجاؤں کے ذکر میں بہت پیچیدگیاں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ ایک کے واقعات آسانی سے دوسرے کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں۔ زمانہ قبل المسیح کے گوپادت کے علاوہ پہلی صدی عیسوی میں ہمیں ایک ایسے گوپادت کا ذکر ملتا ہے۔ جو کہ راجہ گوپادت اول کی نسل سے تھا۔ دراصل گوپادت ایک خطاب ہے۔ جو کہ ایک سے زیادہ راجاؤں نے اختیار کیا۔ گوپادت اول کا نام "گوپانند" تھا۔ گوپادت کے نام سے اس نے حکومت کی۔ اس کی نسل میں سے ایک شہزادے کا نام گوپادت تھا۔ جو کہ کشمیر سے بھاگ کر راجہ قندھار کے ہاں پناہ گزین ہوا۔ اس گوپادت دوم کا زمانہ یقینی طور پر پہلی صدی عیسوی ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصری گوپادت دوم کے زمانہ میں وارد کشمیر ہوئے ہوں۔ لیکن یہ واقعات گوپادت اول سے منسوب کر دیئے گئے ہوں۔ اس قسم کی غلطیاں کشمیر کی تاریخ میں ایک عام چیز ہے۔ اس نئے نظریہ کی تائید میں ایک زبردست قرینہ یہ ہے۔ کہ گوپادت دوم کے عہد میں سندیمان کا ذکر بھی ہمیں ملتا ہے۔ اور سندیمان کے گرو "عیسانا دیو" کا بیان بھی ہم تاریخ کشمیر میں پاتے ہیں۔

عیسانا لفظ عیسے کی بگڑی ہوئی صورت نظر آتی ہے۔ اس لحاظ سے سنین کا اختلاف ختم ہو جاتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں سندیمان عیسانا دیو اور گوپادت ثانی کا ذکر اس امکان کو تقویت دیتا ہے۔ کہ یہ واقعات گوپادت دوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہ کہ اول سے گوپادت ثانی کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ (راج ترنگنی دوسری ترنگ شلوک ۱۴۵ تا ۱۴۶)

سندیمان اور اس کے گرد "عیسانا دیو" کا واقعہ

سندیمان اور اس کے گرو "عیسانا دیو" کا واقعہ کشمیر کی مشہور و معروف تاریخ "راج ترنگنی" از پنڈت کلہن" میں بیان ہوا ہے۔ جو کہ آج سے کم و بیش ایک ہزار سال پہلے لکھی گئی۔ اور کشمیر کی دوسری قدیم تاریخوں میں بھی یہ واقعہ ہمیں ملتا ہے۔ "پنڈت کلہن" نے یہ واقعہ یوں لکھا ہے۔ کہ راجہ "جے اندر" کا ایک وزیر سندھیمان نامی تھا۔ جو کہ سندمتی کے نام سے مشہور رہا۔ اور "آریہ راج" کے لقب سے حکمران ہوا۔ درباری سازش کے باعث وہ معتوب ہوا۔ ۱۰ سال قید رہا۔ آخر کار اسے صلیب دے دیا گیا۔ اس کے گرو کا نام "عیسانا دیو" تھا۔ جسے اس کی موت کا نہایت درجہ قلق تھا۔ وہ مقام صلیب پر پہنچا۔ رات کو "عیسانا دیو" کے سامنے دیویاں نمودار ہوئیں۔ انہوں نے سندھیمان کو زندہ کر دیا۔ اس کے گرو نے فرط محبت سے اسے گلے لگا لیا۔ لوگوں نے سندھیمان کو جے اندر کی وفات کے بعد راجہ تسلیم کر لیا چونکہ سندھیمان امور سلطنت سے زیادہ روحانی دیا منتور میں مصروف رہتا تھا اس لئے ۴۷ سال کی حکومت کے بعد اسے گوپادت کے بیٹے میگھ واہن کے حق میں رضاکارانہ طور پر تخت چھوڑنا پڑا۔ راجہ سندھیمان نے اپنے زمانہ حکومت میں بہت سی عمارات تعمیر کروائیں جن میں سے اپنے گرو عیسانا دیو کے نام پر عیسانا دارا" ایک مسجد بھی تعمیر کروایا (یہ مقام کشمیر میں "عیش دھارا" گاؤں میں عیش کے نام سے مشہور ہے) راج ترنگنی از پنڈت رنجیت سیتا رام ۴۸ تا ۵۲)

کشمیر کے دوسرے مورخین راجہ سندھیمان اور راجہ سندمت کو الگ الگ شخصیتیں قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک سندمت راجہ مصلوب ہوا تھا۔ اور راجہ سندیمان اس کا بیٹا تھا۔ بعض مورخوں کا قول ہے کہ سندھیمان دراصل وزیر سندمت کا دوسرا نام تھا۔ موت کے بعد زندہ ہو کر تخت حکومت

حاشیہ۔ پروفیسر راوھاکنت دیو کو تسلیم ہے۔ کہ یہ لفظ سنسکرت نہیں ہے۔ نہ یہ ہندو نام ہے صاف ظاہر ہے یہ راجہ ہندو نہیں ہوگا۔ (Shabd Kalpa — druma Vol 5: 241)

قادیان میں درس قرآن مجید

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال بھی قادیان میں گزشتہ سال کی طرح رمضان کے مبارک مہینہ میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس غرض سے مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل کو قادیان بھجوایا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف روزانہ مسجد اقصےٰ قادیان میں نماز ظہر اور عصر کے درمیان قرآن مجید کے ایک پارے کا درس دینے کے علاوہ مسجد مبارک قادیان میں فجر کی نماز کے بعد حدیث بخاری کا بھی درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان کی مختلف مساجد میں نماز تراویح کا بھی انتظام ہے۔ دوست مکرم مولوی صاحب اور قادیان کے جملہ احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کا اعلےٰ نمونہ بننے اور اسلام کی تبلیغ و تلقین کا حق بجا لانے اور کلمۃ اللہ کا بول بالا کرنے کی توفیق دے اور ہر جہت سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء

پہونچا۔ جیسا کہ راج ترنگنی میں بیان ہوا ہے (مکمل تاریخ کشمیر جلد اول از محمد دین فوق صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ حاشیہ)

اہم اختلافات اور سندیمان سے وابستہ بے سروپا حکایات کے قطع نظر واقعہ کی صحیح صورت کے لئے ملا نادری کی تاریخ کو پیش نظر ۔ رکھنا ضروری ہے۔ اتنی بات بالکل صاف ہے کہ پہلی صدی عیسوی میں عیسائی دیو یا حضرت عیسٰے کا ایک پیرو کار سلیمان نامی جسے ہندو سندیمان کے نام سے پکارتے تھے ترقی کرکے وزیر تعمیرات کے عہدہ پر پہنچ گیا۔ یہ چونکہ غیر ہندو تھا۔ اسلئے ہندو معترض ہوئے کہ ہماری مقدس عمارات کا نگران ایک ملیچھ نہیں ہونا چاہیئے راجہ نے حضرت عیسٰے کی قبولیت عامہ کے پیش نظر یہ معاملہ ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے معترض لوگوں کو سمجھا دیا۔ وزیر سلیمان نے تخت سلیمان کی عمارت کی مرمت کرائی۔ اور عیسٰے مسیح کے نام کے کتبے رقم کئے اور بعض عمارات اپنے آقا کے نام پر بنوائیں۔ بعد میں درباری سازشوں کی وجہ سے سندیمان کو قید کر دیا گیا۔ آخر کار صلیب کا حکم ہوا۔ ایسے حالات پیدا ہوئے۔ کہ صلیبی حادثہ کے باوجود سندیمان کو بچا لیا گیا۔ لوگوں نے یہ کرامت دیکھکر اسے اپنا راجہ تسلیم کر لیا۔ واقعہ دراصل یہ ہے۔ کہ سلیمان کو خفیہ طریق پر صلیب سے بچا لیا گیا۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری کو صلیب دیا گیا۔ لیکن ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپ صلیبی موت سے بچ گئے۔ گو وہی یا اسی قسم کے حالات سندیمان سے پیش آئے اسے رات کے وقت صلیب دیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہمدردوں نے اسے موت وارد ہونے سے پیشتر صلیب سے جدا کر لیا۔ اور اسی طرح وہ بچ لیا گیا۔

---

[1] ماہرین آثار قدیمہ حیران ہیں کہ کشمیر میں بعض مندر بالکل یہودی عبادت گاہ کا نمونہ ہیں۔ ڈاکٹر جیمس فرگوسن نے اس حقیقت کو بایں الفاظ تسلیم کیا ہے۔

But it is one of the points of interest in the Kashmir temples that they reproduce, in plan at least, the Jewish temple, more nearly than any other known building.
Indian & Eastern Archi[tecture] P 286

سندیمان چونکہ معزول راجہ گوپادت کے زمانہ میں برسر اقتدار آیا۔ اور اس نے اپنے عزل کے بعد راجہ گوپادت کے بیٹے میگھ واہن کو اختیار حکومت منتقل کیا۔ اس لئے اس کے واقعات کو گوپادت اول کی طرف غلطی سے منسوب کر دیا گیا۔

ڈاکٹر صوفی اپنی معرکۃ الآراء کتاب "کشمیر" میں وزیر کشمیر سندمت یا سندیمان اور گلیلی نبی حضرت مسیح کے حالات میں مشابہت کو دیکھکر خصوصاً صلیبی حالات میں مماثلت پاکر حیرانگی کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔[1] اگر وہ سندیمان کے گرو "عیسانا دیو" کی حقیقت پر غور کرتے تو ان کی حیرانگی دور ہو سکتی تھی۔ اور اگر وہ ملا نادری کی تاریخ کشمیر کو سامنے رکھتے۔ تو جس تاریخی حقیقت (حضرت مسیح ناصری کی آمد ہندوستان) پر انہوں نے شک اور گومگو کی کیفیت کا اظہار کیا ہے۔ اور وہ ان پر بتمام و کمال منکشف ہو سکتی تھی۔

---

[1] "کشمیر" از ڈاکٹر جی۔ ایم۔ ڈی صوفی جلد اول ص ۳۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

خدام کی ذہنی۔ تعلیمی اور جسمانی نشوونما قومی زندگی کے لئے بے حد اہمیت رکھتی ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جب نوجوانوں کی تربیت اور ان کی قومی ٹریننگ ایک ایسے ماحول میں ہو۔ جو دینی رنگ میں رنگین ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے مرکز احمدیت میں ہر سال خدام کا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں شامل ہونے والے خدام کو دینی ماحول میں رکھ کر ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اسی مقصد کے پیش نظر مجلس خدام احمدیہ کراچی کا ارادہ ہے کہ اس قسم کا ایک اجتماع مقامی طور پر بھی کیا جائے۔ کیونکہ مرکز سے کافی دور ہونے کی وجہ سے خدام زیادہ تعداد میں مرکز کے اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ امسال جون میں کراچی کے باہر ایک کیمپ لگایا جائے گا۔ جہاں خدام دو دن تک رہیں گے۔ اور اپنے ہاتھ سے ہر کام کریں گے۔ یعنی اپنے خیمے بھی خود لگائیں گے۔ اور کھانے پینے کا انتظام بھی خود کریں گے۔ ان دنوں میں مختلف قسم کے مقابلہ جات مثلاً علمی مقابلے۔ دینی و مذہبی معلومات کے مقابلے۔ تقاریر کے مقابلے۔ تحریر کے مقابلے۔ ذہانت کھیلوں وغیرہ کے مقابلے کروائے جائینگے۔ اور اول دوم اور بعض حالات میں سوم آنے والوں کو بھی انعامات دئے جائینگے۔

اس اجتماع میں جہاں مجلس کراچی کے خدام سے توقع ہے کہ وہ بکثرت شامل ہونگے وہاں قریبی مجالس مثلاً ڈرگ روڈ۔ ملیر۔ سندھ کی مجالس کو بھی دعوت دی جائے گی۔ کہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں دیگر کوائف استفسار آنے پر بھجوا دئے جائیں گے۔ اور تجاویز اور مفید مشورے بھی بشکریہ قبول کئے جائیں گے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی شہر

ایک ضروری یاد دہانی

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے خصوصیت سے

دعا فرمائیں

احباب کرام! یہ رمضان شریف کا پاک اور مبارک مہینہ ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کے خاص فیوض۔ برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم سب کو پورے طور پر مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ اور ہم سب کو روزے رکھنے کی طاقت بخشے۔ جو اس کی جناب میں مقبول ہوں تاکہ جب عید آئے۔ تو وہ حقیقی معنوں میں ہمارے لئے عید ہو۔ آمین

میں اس موقعہ پر سب احباب کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ اس بابرکت مہینہ میں حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت کے لئے نہایت توجہ اور رقت سے بہت کثرت کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کا ایسا عظیم الشان فضل نازل ہو جائے کہ حضور پورے طور پر صحت یاب ہو جائیں اور حضور اپنی طبیعت میں کوئی بے اطمینانی یا بے سکونی محسوس نہ کریں۔ اور نہ ہی دماغ اور اعصاب وغیرہ پر کوئی بوجھ رہے۔ اور صحت ہر طرح ترقی کے منازل پر پہونچ جائے۔ آمین۔ خاکسار اللہ بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی

صحیح علم

کسی جماعت یا گروہ کے بارہ میں صحیح علم حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اس کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ نہ کہ اس کے مخالفین اور معاندین کی طرف سے شائع کی گئی کتب اور اخبارات پر انحصار رکھ کر کوئی فیصلہ دیا جائے۔

اگر آپ احمدیت کے بارہ میں کچھ سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو اخبار الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی اس میں آپ کی بہت بڑی مدد کا موجب ہو گا۔ آج سے ہی اسے اپنے نام جاری کروائیے۔

منیجر الفضل

مصباح کے متعلق

رسالہ مصباح کو آپ کے علمی مذہبی۔ اقتصادی ادبی معاشرتی۔ ٹھوس معلومات کی سخت ضرورت ہے۔ یہ آپ کا قومی اخبار ہے۔ اس سے تعاون کرنا آپ کا قومی فرض ہے۔ نیز اسکی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کرنا آپ کا اولین فرض ہے۔ امید ہے کہ تمام احمدی بہنیں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پورا پورا تعاون فرمائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مدیرہ مصباح ربوہ

رمضان المبارک اور تزکیۂ نفس

(از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام میں خدا تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے کسی خاص دن کی تخصیص نہیں ہے۔ لیکن یہ درست ہے۔ کہ تقدس کے اعتبار سے رمضان المبارک کے مقدس ایام کو دیگر دنوں پر کئی لحاظ سے فضیلت حاصل ہے۔ جونہی یہ مبارک ایام آتے ہیں۔ اہل ایمان کے قلوب میں ایک خاص قسم کی روحانی خوشی و مسرت پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا کے نیک بندے قرب الٰہی کے حصول میں پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ تیز گام ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ جب ماہِ صیام آتا۔ تو ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے مقدس صحابہؓ خاص اہتمام سے اس کا استقبال کرتے۔ اور باقی ایام کی نسبت رمضان المبارک میں ان مقدس اور برگزیدہ ہستیوں میں تزکیۂ نفس کے لئے نمایاں جوش کارفرما ہوتا۔ اور وہ سمجھتے کہ رضائے الٰہی کے پانے کا اس سے موزوں اور کوئی وقت نہیں ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ رمضان کا مبارک مہینہ ہی ایک ایسا مہینہ ہے۔ کہ جس میں ملائکۃ اللہ آدم کے بیٹوں کو خصوصیت سے نیکی کی تحریکات کرتے ہیں۔ اور انسانی قلوب میں بدیوں اور گناہوں سے بچنے کا زیادہ جذبہ و احساس پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین۔

فتحت ابواب السماء۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور نصرت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تاکہ روزہ دار اس میں سے داخل ہو کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو سکیں۔ السماء کے معنی آسمان اور بلندی کے ہیں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے معنوں میں یہ لفظ مجازاً استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت بلند و بالا ہستی ہے۔ اس لئے بالنسبت الی الانسان اسے فوق اور علو کی جہت ہی دی گئی ہے۔ تاکہ افہام و تفہیم بلا دقت ہو سکے۔ ورنہ وہ ذات جہات و حدود سے بالا ہے۔ اس کا نور ہر جگہ ہے۔ اوپر بھی ہے اور نیچے بھی دائیں بھی اور بائیں بھی آگے بھی ہے اور پیچھے بھی۔ حتیٰ کہ وہ ذات ہماری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ وہ ہم میں ہے۔

رمضان میں چونکہ اکتساب خیر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اپنے بندوں کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔ رمضان کو اگر تزکیہ روح اور طہارت باطن کے لئے اسلام کا ایک ہنگامی پروگرام قرار دیا جائے۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اسلام کا اصل مقصد یہی ہے۔ کہ اللہ کے بندے خاص اللہ کے ہو کر رہیں۔ وہ اس دنیا سے تعلق بے شک رکھیں۔ لیکن یہ تعلق اس دنیا کے لئے نہ ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ وہ اس ذریعہ سے خدا تک جا پہنچیں۔ اور ہمیشہ یہ ارشادِ باری ان کے پیش نظر رہے کہ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل۔ یعنی آخرت کی زندگی اس ورلی زندگی سے ہر لحاظ سے بہتر اور مفید ہے۔ ان ذرائع میں سے جو اسلام نے تزکیہ روح کے لئے اختیار کئے ہیں۔ روزہ کو خصوصاً صیام رمضان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس ماہ میں تزکیہ روح کا پروگرام کچھ اس طریق پر بنایا گیا ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی سب کی سب عبادات کے ایک ہی نقطہ پر مرتکز ہو جاتی ہیں۔ تمام لوگ اپنا کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں۔ سحری سے لے کر ذکر الٰہی کا جو پروگرام شروع ہوتا ہے۔ وہ آدھی رات تک ویسے ہی رہتا ہے۔ کہیں تلاوت قرآن مجید ہو رہی ہے۔ کہیں درس القرآن کی مجالس ہیں۔ کہیں وعظ و نصیحت کا دور دورہ ہے۔ کہیں بھوک اور پیاس سے بے چین ہو کر خدا تعالیٰ کے نیک بندے اس کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ کہ خدایا ہم نے جو کھانا پینا چھوڑا ہے۔ اس سے ہمارا مقصود صرف تیری رضا ہے۔ اب تو بھی ہماری اس قربانی کو قبول فرما۔ اگر کسی وقت کسی کے منہ پر کوئی نامناسب کلمہ آتا ہے۔ تو روزہ کا زبردست پہرہ دار فوراً اس کا منہ بند کر دیتا ہے۔ اور اسے کہتا ہے خبردار۔ تو روزہ دار ہے۔ اپنے روزہ کا احترام کر۔ ایسا نہ ہو کہ تو دنیا کی لذات سے بھی محروم رہے۔ اور آخرت کے ثواب سے محرومی بھی تیرے حصہ میں آئے۔ اور اس طرح سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

کا سا معاملہ پیدا ہو جائے۔

چند دن کے بعد اس کی تمام غیر پسندیدہ عادات دور ہو کر ذکر الٰہی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور جسمانی ضعف کی وجہ سے بدی کی بہت سی مخفی محرک طاقتیں خود بخود تباہ ہو جاتی ہیں۔

ماہ رمضان کے آخر میں لیلۃ القدر کی تلاش ایک مومن انسان کو اور زیادہ جہد و جستجو پر آمادہ کرتی ہے۔ نہ کہیں گانا بجانا ہے۔ اور نہ کہیں راگ و رنگ کی محفلیں کوئی محبت اور احساس ادا فرض کی وجہ سے اِلتزام رمضان کی ادائیگی پر مجبور ہے۔ تو کوئی علالت کے خوف سے بہرحال سب کے سب ایک ہی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ بھلا غور تو کریں۔ جب کسی قوم کے افراد کی یہ ایمانی کیفیت ہو۔ تو کیوں نہ ان الحسنات یذھبن السیئات کے مطابق نیکیاں ان کی بدیوں پر پردہ ڈال دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کیوں نہ ان کے لئے وا ہوں۔ جب ہر طرف نیکی کی تحریکات اور ان پر عمل کا ہی غلغلہ ہو تو بدیوں کی محرکات کیوں نہ ان کے نیچے دب کر رہ جائیں گی۔ اور شیطان کی تمام سکیمیں کیوں نہ اکارت جائیں گی۔

اکثر ہنگامی حالات اقوام کی تربیت میں عموماً بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت انفرادی طاقت کام نہیں کرتی بلکہ پوری قوم کی طاقت حرکت میں آ جاتی ہے۔ جس میں قوم کے کمزور افراد بھی وہ کردار دکھاتے ہیں۔ کہ جو ان سے انفرادی حیثیت میں کبھی متوقع نہیں ہوتا۔ اور اس طرح قوم کی قوت عملیہ بہت ارفع و اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ اور کمزور افراد میں بھی احساس برتری پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ بھی آئندہ قوم کے ساتھ ہی اس کی دوڑ میں شریک ہو جاتے ہیں۔

ہنگامی حالات میں انسانی جذبات کا رخ عموماً اس نکتہ و مرکزیہ کی طرف ہی پھر جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہنگامی حالات پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان جذبات کو اس نکتہ میں اس قدر محویت رہتی ہے۔ کہ ان کی توجہ دوسرے امور کی طرف سے بالکل پھر جاتی ہے۔ رمضان میں چونکہ تزکیۂ و طہارت نفس ہی نکتۂ مرکزیہ ہوتا ہے۔ اس لئے طبعاً تمامتر توجہ اس طرف پھر جاتی ہے۔ اور دوسرے امور کی طرف سے کم از کم رمضان المبارک کے مہینہ میں تو کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ جب کسی شئے میں پوری محویت ہو۔ اس کا حصول بھی یقینی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اثباتی پہلو کی طرف حدیث شریف کے الفاظ فتحت ابواب السماء میں اور سلبی پہلو کی طرف غلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژنز

مرکز نے مغربی پاکستان کے لئے جو علاقائی نظام قائم کیا ہے۔ اس میں ڈویژنہائے کوئٹہ و قلات کی تمام جماعتوں کے لئے ایک علاقائی امارت قائم کی ہے۔ اس سکیم پر یکم مئی ۱۹۵۶ء سے عملدرآمد ہوگا۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے۔ کہ اس علاقہ میں قائم شدہ تمام جماعتوں کے مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان براہ مہربانی اپنے اپنے پتہ سے خاکسار کو یہ اعلان دیکھتے ہی فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ نیز جہاں جماعتیں قائم نہیں ہیں۔ وہاں کے تمام افراد انفرادی طور پر اپنے اپنے پتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ پتہ:۔ ہری کشن روڈ کوئٹہ

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں اور مبلغین کے لئے

(۱) مرکز کی طرف سے تمام جماعتوں کو بجٹ فارم بھیجے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کو مکمل کر کے مرکز میں واپس ارسال کر دیں۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ہر ایک جماعت اپنے ہاں بالغوں کو تعلیم دینے کا انتظام کر کے مجھے اطلاع دے۔ تاکہ مرکز کو کارکردگی سے اطلاع دی جا سکے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ گوجرانوالہ)

شکریہ احباب

خاکسار ان تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے میری لڑکی بلقیس اختر کی فوتیدگی پر میری عدم موجودگی میں تجہیز و تکفین میں امداد فرمائی۔ خصوصاً جناب مہتمم صاحب و جناب افسر صاحب سب ڈویژن و ماتحت عملہ ہیڈ پنج ند و احباب جماعت احمدیہ علی پور کی ہمدردی قابل داد ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار محمد علی ریٹائرڈ پٹواری نہر از ہیڈ پنج ند

درخواست دعا:۔ میری بیوی عرصہ پانچ سال سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بڑی بے چینی ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے مقبول احمد نے اور سیری کا امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عاجز ڈاکٹر عبدالستار شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن چک ۲۲ ضلع لائلپور

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وفدیہ رمضان وغیرہ

(از ۶/۳/۵۶ تا ۶/۴/۵۶ء)

دوست فدیہ رمضان کی رقوم جلد تر ارسال فرمائیں

(از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

ذیل میں چندہ امداد درویشاں اور دیگر متعلقہ رقوم کی تازہ فہرست شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو بہترین جزا سے نوازے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اب چونکہ رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے اس لئے معذور دوستوں کو چاہیئے کہ فدیہ کی رقوم جلد تر دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ وہ وقت کے اندر اندر قادیان منتقل کرائی جا سکیں اور مستحق درویش ان رقوم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر کوئی دوست قادیان کی بجائے ربوہ میں فدیہ کی رقم تقسیم کرانا چاہیں تو دفتر ہذا کی طرف سے اس کا انتظام بھی کر دیا جائے گا۔

علاوہ ازیں یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کا مہینہ خاص طور پر صدقہ و خیرات کا مہینہ ہے۔ لہذا جو دوست دفتر ہذا کو صدقہ کی رقوم بھجوانا چاہیں ان کی طرف سے بھی انشاء اللہ مستحق لوگوں میں تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ فقط والسلام۔

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۴/۵۶ ۱۹

(۱) حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سوداگر اکبری منڈی لاہور منجانب ہمشیرہ صاحبہ خود (امداد درویشاں) ۵-۴-۰

(۲) میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور منجانب و شہیداں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۳) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۴) ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۲۵-۰-۰

(۵) ظہور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۴۳ جنوبی سرگودھا (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۶) دکل سیکرٹری دارالصدر شرقی لجنہ اماء اللہ ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۳۰-۰-۰

(۷) شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا (امداد درویشاں) ۴۰-۰-۰

(۸) عزیزہ سیدہ خاتون صاحبہ معرفت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا 〃 ۲-۰-۰

(۹) فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی چک ۴۲ سرگودھا 〃 ۱-۰-۰

(۱۰) محمد سعید صاحب ولد میاں علی احمد صاحب وورثہ سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۸-۵-۰

(۱۱) چوہدری محمد حسین صاحب گورنمنٹ پنشنر جھنگ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۱۲) بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۱۳) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب لاہور 〃 ۵۰-۰-۰

(۱۴) چوہدری بشیر احمد صاحب جمپیر سندھ منجانب اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ 〃 ۵-۰-۰

(۱۵) ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈنگوی دہاڑی ضلع ملتان 〃 ۱۰-۰-۰

(۱۶) پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۲۰-۰-۰

(۱۷) سید عبدالرحمٰن صاحب آف امریکہ (پانچ ڈالر) (صدقہ عام) ۲۴-۳-۶ (بمعرفت حافظ سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ)

(۱۸) نذیر احمد صاحب ڈار مشرقی افریقہ ہوشنگ (امداد درویشاں) ۹-۱۵-۰

(۱۹) بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف مشرقی افریقہ حال ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵۰-۰-۰

(۲۰) میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ منجانب عزیزہ جمیلہ پروین میر دختر 〃 ۵-۰-۰

(۲۱) بیگم سید مرتضیٰ علی صاحب الحمراء کراچی (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۲۲) مسٹر عبدالسلام صاحب ڈربی انگلینڈ 〃 ۹۲-۱۲-۰

(۲۳) مرزا عبدالشکور صاحب ربوہ 〃 ۳-۰-۰

(۲۴) بیگم مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ 〃 ۲-۰-۰

(۲۵) رانا محمد زبیر خاں صاحب متعلم ایف۔ایس۔سی گورنمنٹ کالج لائلپور (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۲۶) ملک محمد اشرف صاحب واقف زندگی ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲-۰-۰

(۲۷) مشتاق احمد صاحب ظفر ایف۔ایس۔سی متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۲۸) عبدالعزیز صاحب سیلونی ربوہ (امداد درویشاں) ۱-۰-۰

(۲۹) سید عبدالحی صاحب آف منصوری حال لاہور 〃 ۱۰-۰-۰

(۳۰) میاں غلام محمد صاحب گھڑی ساز حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۸-۰-۰

(۳۱) اہلیہ صاحبہ چوہدری سلطان احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری بیت المال ڈگری (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲-۰-۰

(۳۲) اہلیہ صاحبہ کلاں درد صاحب مرحوم (والدہ صاحب بٹالہ) (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۳۳) ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش قادیان 〃 ۱-۰-۰

(۳۴) اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (افطاری درویشاں) ۳۰-۰-۰

(۳۵) نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ ایم غلام محمد صاحب سوداگر چرم وزیر آباد (امداد درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۳۶) میجر جی۔ ایم اقبال صاحب پشاور چھاؤنی (صدقہ مساکین) ۲۰-۰-۰

(۳۷) چوہدری رشید احمد صاحب کراچی بذریعہ چوہدری محمد اسلم صاحب بذریعہ چیک بنام سندھ پراونشل کواپریٹو بنک کراچی (امداد درویشاں) [illegible]

(۳۸) منظور احمد صاحب فاروقی معرفت ناظر امور عامہ ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۳۹) ایس ایم خورشید صاحب ہیڈ اسٹینوگرافر ملتان 〃 ۱۰-۰-۰

(۴۰) بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی 〃 ۲۰-۰-۰

(۴۱) بیگم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ڈیوس روڈ۔ بذریعہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور (امداد درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۴۲) سید سردار حسین شاہ صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۴۰-۰-۰

(۴۳) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰

(۴۴) 〃 〃 〃 (افطاری برائے درویشاں) ۵-۰-۰

(۴۵) شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ایس۔پی۔ کراچی۔ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۴۶) ڈاکٹر قریشی عبدالعزیز صاحب ریلوے اسٹیشن ربوہ 〃 ۱-۰-۰

(۴۷) مجیدہ بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری شاہ نواز صاحب) محمد علی میموریل ڈرگ روڈ کراچی (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۴۸) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی (برائے صدقہ بکرا) ۲۰-۰-۰

(۴۹) چوہدری شاہ محمد صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۵۰) محمد ہاشم خاں صاحب درانی حال ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۵۱) خواجہ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا 〃 ۴۰-۰-۰

(۵۲) سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ منجانب دختر خود امۃ اللطیف بیگم صاحبہ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰

(۵۳) 〃 〃 〃 زکوٰۃ (جو بیت المال کے خزانہ میں جمع کرائی گئی) ۴۵-۰-۰

(۵۴) ظہور الدین صاحب وکیل گوجرخان راولپنڈی (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۵۵) شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم دادو سندھ 〃 ۲۰-۰-۰

(۵۶) ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور معہ اہلیہ خود (ہر ایک کی طرف سے تیس تیس) 〃 ۶۰-۰-۰

(۵۷) چوہدری مرد علی صاحب ٹیر نیشیا لائن کراچی 〃 ۲۵-۰-۰

(۵۸) عبدالکریم صاحب سول سیکرٹریٹ لاہور بذریعہ عبدالعزیز صاحب فیروزپوری 〃 ۱۵-۰-۰

(۵۹) استانی حمیدہ صابرہ بیگم صاحبہ ربوہ منجانب والدہ صاحبہ خود 〃 ۲۵-۰-۰

(۶۰) داؤد احمد صاحب معرفت داؤد میڈیکل ہال سرگودھا (ایک صاحب کی طرف سے) (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰

(۶۱) خواجہ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا منجانب دادی صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۶۲) خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔اے ربوہ 〃 ۳۰-۰-۰

(۶۳) بیگم مرزا بشیر احمد ایم۔اے (ام مظفر احمد) ربوہ (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۶۴) مرزا برکت علی صاحب پشاور معہ اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۴۰-۰-۰

(۶۵) لجنہ اماء اللہ گھیالہ۔ معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ (صدقہ عام) ۱۴-۸-۰

(۶۶) خواجہ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۵۰۔۰۔۰
(۶۷) " " " بجانب حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۔۔۔ ۱۲۔۰۔۰
(۶۸) " " " بجانب شیخ مولا بخش صاحب مرحوم " ۔۔۔ ۴۔۰۔۰
(۶۹) " " " بجانب شیخ محمود احمد صاحب مرحوم " ۔۔۔ ۷۔۰۔۰
(۷۰) " " " بجانب رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ " ۔۔۔ ۷۔۰۔۰
(۷۱) مستری نواب دین صاحب ٹرنک ساز چنیوٹ (کچھ رقم براہ راست فدیہ کی تقسیم کر چکے ہیں) فدیہ رمضان برائے درویشاں ۔۔۔ ۹۔۰۔۰
(۷۲) چوہدری علی محمد صاحب واقف زندگی۔ دفتر آڈٹ ربوہ (صدقہ عام) ۔۔۔ ۱۰۔۰۔۰
(۷۳) " " " (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۱۰۔۰۔۰
(۷۴) بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب اے۔ ڈی۔ ایم مظفر گڑھ (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۳۰۔۰۔۰

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۵۶ :- میں محمد اشرف ولد چوہدری نفضل محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ڈاور بلڈنگ ۱۴۱ دی مال ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

جائداد غیر منقولہ (۱) اراضی مزروعہ برقبہ تعدادی ۱۴ گھماؤں مالیتی -/۴۰۰ روپے واقعہ ریہ ضلع مظفر گڑھ

جائداد منقولہ (۲) ایک عدد بائیسکل فلپ مارکہ مستعمل مالیتی -/۱۰۰ روپے

ماہانہ آمدنی - اندازاً اس وقت میری ماہانہ آمدنی دو صد روپیہ ہے۔

میں آج مورخہ ۲۳/۳/۵۶ کو بقائمی ہوش و حواس بر رضا مندی خویش بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی نئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہونگا میرے ورثاء میری ہر قسم کی جائداد سے میرے مرنے کے بعد ادائیگی حصہ وصیت کردہ کے ذمہ وار ہوں گے۔ نیز آمدنی ماہوار مبلغ -/۲۰۰ روپے کی وصیت دسواں حصہ (۱/۱۰) کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

نوٹ :- میرے مرنے کے بعد ادا کردہ حصہ جائداد وصیت سے منہا متصور ہو گا۔

العبد محمد اشرف بقلم خود
گواہ شد نور احمد خان بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور گواہ شد غلام احمد بقلم خود ساکن ۱۴۱ ڈاور بلڈنگ مال روڈ لاہور

نمبر ۱۴۳۵۹ میں عنایت اللہ صاحب ولد محمد رمضان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ بفضل خدا والدین حیات ہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہو گی۔ خاکسار کا اس وقت گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(العبد- عنایت اللہ صاحب حال دار البرکات ربوہ - گواہ شد :- محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ -
گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ جھنگ -

نمبر ۱۴۲۹۴ میں محمد حسین ولد نادر خان قوم اعوان پیشہ تجارت و زراعت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چکوال ڈاکخانہ چکوال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل غیر منقولہ واقعہ چکوال شہر ہے (۱) پختہ مکان تقریباً رقبہ ۹ مرلہ اندازاً قیمتی ۴ ہزار روپیہ جس کے نصف حصہ کا مالک میں ہوں۔ (۲) اراضی زرعی تقریباً ۲۳ بیگھہ واقعہ چکوال ہے۔ جس میں ایک کنواں بھی ہے۔ اس جائداد زرعی کے بمعہ کنواں کے ۱۴/۲۳ حصہ کا مالک ہوں بلا شرکت غیرے ہوں اس جائداد سے ۱۴ کنال زمین زرعی ۵۱/۲ صد روپیہ میں رہن ہے۔ میں اس غیر منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۳) میرے پاس منقولہ جائداد تقریباً بارہ صد روپیہ کی اس وقت موجود ہے۔ جس کے ذریعہ تجارت و زراعت کا کاروبار کرتا ہوں۔ بصورت تجارت وغیرہ مجھے ماہانہ آمد تقریباً -/۴۰ روپے ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ نیز مذکورہ جائداد کے علاوہ اگر کوئی بعد جائداد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یا بطور وراثت مجھے کوئی جائداد ملے۔ تو میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

نوٹ :- اراضی زرعی مندرجہ وصیت ہذا اور کنواں میں میری والدہ اور ہمشیرہ حصہ شرعی کی رو سے حصہ دار ہیں۔

العبد :- محمد حسین ولد نادر خان
گواہ شد :- بشیر احمد بقلم خود اعوان چکوال ضلع جہلم۔ گواہ شد :- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ دفتر وصیت حال چکوال

نمبر ۱۴۲۱۹ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری سراج الدین صاحب قوم منڈی پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۹۱ محمود آباد ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ دو صد روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ :- فاطمہ بی بی موصیہ
گواہ شد :- سراج الدین خاوند موصیہ
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۳۷ میں نیاز بیگم زوجہ چوہدری عبد الحمید خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن چک ۲ ٹی ڈی اے ڈاکخانہ چک ۴ ٹی ڈی اے براستہ لیہ ٹوانہ ضلع سرگودھا مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ۱ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ زیورات وغیرہ کوئی نہیں ہیں مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا نیاز بیگم
گواہ شد :- چوہدری عبد الحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

کوئی بھی آزادی پسند قوم کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قراردوں کی مخالفت نہیں کرسکتی

تہران میں وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس

تہران ۲۱ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی آزادی پسند قوم کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قراردوں کی حمایت نہیں کرے گی۔

وزیراعظم نے کہا کہ سوال پاکستان کی حمایت کا نہیں خود اقوام متحدہ کی حمایت کا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا نمائندہ خصوصی ایم زمان تہران سے رقمطراز ہے کہ وزیراعظم کی پریس کانفرنس میں مقامی اور غیر ملکی اخباری نمائندوں کے علاوہ مسٹر حمیدالحق چوہدری اور ایران و عراق میں متعین پاکستانی سفیر جنرل رضا اور مسٹر شعیب قریشی بھی موجود تھے۔

کشمیر کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اگر کشمیری عوام اقوام متحدہ کے زیر اہتمام آزادانہ اور منصفانہ استصواب کے ذریعے بھارت میں شمولیت کا فیصلہ کریں گے تو ہمیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کریں تو بھارت کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔

مسٹر محمد علی نے بتایا کہ بغداد کونسل کے موجودہ اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر کھل کر بحث کی گئی۔ کیونکہ یہ مسئلہ سارے علاقہ کی سلامتی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ وزیراعظم نے اس مسئلہ کو کشیدگی کی اصل وجہ اور ایک تشویشناک امر قرار دیا۔

عرب اسرائیل تنازعہ

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ کونسل میں عرب اسرائیل تنازعہ پر بھی پوری طرح غور کیا گیا۔ پاکستان نے زور دیا کہ یہ مسئلہ اسی طرح حل کیا جائے جو عربوں کے لئے اطمینان بخش ہو۔

کشمیر کے متعلق ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا کہ کشمیر میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے پاکستان ہندوستان کے ان علاقوں کو علیحدہ کرکے بنایا گیا تھا۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ لہذا کشمیر کا پاکستان سے الحاق ایک قدرتی امر ہے۔ وزیراعظم نے غیر ملکی صحافیوں کو بتایا کہ کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے آباؤ اجداد نے تقریباً سو برس پیشتر ایک معقول رقم کے بدلے کشمیر خرید لیا تھا اور اس عرصے میں اسے اس حالت تک پہنچا دیا ہے۔ جس کی مثال روئے زمین پر کہیں نہیں ملتی۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد ہندو مہاراجہ نے پاکستان سے الحاق کی بجائے ریاست کی آبادی پر مظالم کے پہاڑ توڑنے شروع کر دئے۔ عوام نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ جس پر مہاراجہ نے راہ فرار اختیار کر لی۔ اور عالم فرار میں ہی بھارت سے نام نہاد الحاق کا اعلان کر دیا۔ وزیراعظم نے بتایا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ثالثوں اور اقوام متحدہ کے کمیشن کی تجاویز منظور کر چکا ہے۔ لیکن بھارت ان سب کو رد کرتا چلا گیا۔

وزیراعظم نے معاہدے کی فوجی کمیٹی کے کام پر تبصرہ کرنے سے احتراز کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدے کے علاقے کے امن کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہوگا۔

انہوں نے بتایا کہ ایران اور پاکستان کرمان کے معدنی اور شمالی ایران کے جنگلاتی وسائل کو ترقی دینے کے لئے مشترکہ منصوبوں پر غور کر رہے ہیں۔ ان منصوبوں کے لئے سب سے پہلے ذرائع مواصلات کو ترقی دینی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ایران مضبوط لسانی ثقافتی اور مذہبی رشتوں میں منسلک ہیں۔ انہوں نے ایرانی حکومت اور عوام کی مہمان نوازی اور گرمجوشی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر محمد علی نے مزید بتایا کہ گزشتہ برس بنڈونگ کانفرنس میں طے پایا تھا کہ تمام بین الاقوامی تنازعات بات چیت مصالحت اور ان کی ناکامی کی صورت میں ثالثی کے ذریعے حل کئے جائیں گے۔ اقوام متحدہ کا منشور اور بھارت کا دستور تک ان اصولوں کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن بھارتی وزیراعظم نے ان پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

کشمیر کے اندرونی حالات کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا کہ شیخ عبداللہ بھارت کے سب سے بڑے حامی تھے۔ لیکن تین برس ہوئے انہیں برطرف کرکے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ساری ریاست میں خوف و ہراس کا دور دورہ ہے ہر بارہ کشمیریوں پر ایک مسلح بھارتی سپاہی مسلط ہے۔ آخر یہ سب کچھ کس لئے ہو رہا ہے؟ اسلئے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکے۔

وزیراعظم نے مزید بتایا کہ پنڈت نہرو نے حال ہی میں چند اشتعال انگیز بیان دئے ہیں اور استصواب سے صاف انکار کرتے ہوئے یہ تجویز کیا ہے کہ جنگ بندی کی موجودہ لائن کو مستقل سرحد قرار دیا جائے۔ یہ تجویز اقوام متحدہ کی قراردادوں کے بالکل منافی ہے اور پاکستان اور کشمیر کے عوام اسے کسی صورت قبول نہیں کر سکتے۔ وزیراعظم نے کہا کہ اب یہ معاملہ حفاظتی کونسل میں واپس جا رہا ہے اور امید ہے کہ تمام حریت پسند قومیں کشمیریوں کے مطالبے کی حمایت کریں گی۔

بین الاقوامی اشتراکیت کے بنیادی مقاصد میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی

کشمیر اور فلسطین کے مسائل کا فوری حل ضروری ہے۔ بغداد کونسل کا مشترکہ اعلان

تہران ۲۱ اپریل۔ بغداد کونسل کے اجلاس کے اختتام پر آج رات جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں کشمیر اور فلسطین کے مسائل کے فوری حل کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ کونسل نے خیال ظاہر کیا کہ بین الاقوامی اشتراکیت کے بنیادی مقاصد میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

اعلان میں رکن حکومتوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ سختی سے اقوام متحدہ کے منشور پر کاربند رہیں۔ معاہدہ بغداد ان اصولوں کے عین مطابق ہے۔ یہ معاہدہ خالصۃً دفاعی نوعیت کا ہے اور اس کا مقصد عالمی امن و سلامتی کا تحفظ اور بقا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ کونسل عالمی سیاسی صورت حال کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اگرچہ اشتراکیوں نے اپنے ہتھکنڈے بدل لئے ہیں۔ لیکن بین الاقوامی اشتراکیت کے بنیادی مقاصد میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی معاہدے کے علاقے میں اس کی سرگرمیوں کے پیش نظر علاقے کے امن و آزادی کے تحفظ کے لئے علاقے کی دفاعی طاقت بڑھانے کی کوششیں ترک نہیں کی جا سکتیں۔

کونسل نے خیال ظاہر کیا کہ غیر جانبدار اور دوسرے حلقوں کی طرف سے معاہدہ بغداد اور اس جیسے دوسرے جائز دفاعی انتظامات پر جو نکتہ چینی کی جا رہی ہے اس کا باعث معاہدے کے مقاصد کے بارے میں غلط فہمی اور لاعلمی ہے اعلان میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ غلط فہمی جلد دور ہو جائے گی اور نکتہ چینی سرگرم تعاون میں بدل جائے گی۔ ممبر ملکوں نے اس نکتہ چینی کا مؤثر جواب دینے کا بھی فیصلہ کیا تاکہ یہ نکتہ چینی علاقے میں انتشار و تفرقے کا باعث نہ بن سکے۔

کونسل نے باہمی افہام و تفہیم کے جذبے کے ساتھ ان مخصوص مسائل پر کھل کر بحث کی جو علاقے میں کشیدگی کا باعث ہیں کونسل نے بالخصوص کشمیر اور فلسطین کے مسائل کے فوری حل کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کشیدہ سیاسی صورت حال کے پیش نظر معاہدے کو مستحکم بنانے کے لئے فوری اور مؤثر اقدام کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے ذرائع مہیا کئے جائیں۔ جن سے وہ اپنی اقتصادی اور دفاعی [illegible] بڑھا سکیں۔

کونسل نے اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ اور متعدد قراردادیں بھی منظور کیں۔ ان کے تحت رکن ملکوں کو زرعی مشینوں کے استعمال آبی ذخائر محفوظ کرنے اور دافع ملیریا اور طبی تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک تربیتی مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اٹیمی توانائی اور تعمیر و ترقی کے دوسرے شعبوں میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اعلان میں دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے مشترکہ ترقیاتی منصوبوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ اور ان منصوبوں پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

انتخابی عذرداریوں کی سماعت

لاہور ۲۱ اپریل۔ مغربی پاکستان کی جمہوری اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں انتخابی عذرداریوں کی سماعت کل یہاں انتخابی ٹربیونل کے روبرو شروع ہو گئی۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد اخلاق حسین اس کی صدارت کر رہے ہیں۔ سماعت کے پہلے روز ایک سو پانچ درخواست دہندگان میں سے ۷۴ اصحاب نے اپنی عذرداریوں کی پیروی کی اور ٹربیونل کے روبرو پیش ہوئے۔ انتخابی ٹربیونل نے صوبہ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر ان عذرداریوں کی سماعت کے لئے پروگرام وضع کیا ہے۔ کل کی کارروائی کے دوران بعض مدعا علیہان نے اپنے جوابات داخل کئے۔

مسٹر جسٹس رحمان امریکہ جائیں گے

لاہور ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ایس۔ اے رحمان گرمیوں کی تعطیلات کے دوران امریکہ جائیں گے۔ جہاں آپ مختلف علاقوں کا دورہ کرکے وہاں کے عدالتی نظام کا جائزہ لیں گے۔